S_1999_5_208_214

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1999 ایس یو پی پی 5 ایس سی آر

وی۔وجے کمار

بنام۔

اسٹیٹ آف کیرالہ

10 دسمبر 1999

جی۔بی۔پٹنائک اور ایم۔بی۔شاہ، جسٹسز

فوجداری مقدمہ-حالات کے مطابق ثبوت-استغاثہ کے ذریعے قائم کیے گئے سزا کے حالات-ایسے حالات جو وضاحت کے قابل ہیں اور ملزم افراد کی بے گناہی سے مطابقت نہیں رکھتے ہیں-حقائق اور حالات کے تحت، سزا کو الگ کر دیا گیا-تعزیرات ہند 1860-دفعات 302/34,201 اور 120-B

استغاثہ نے مبینہ کہ متوفی ایک کالج کا چوکیدار تھا اور بدقسمت دن رات کو دروازہ بند کرتے ہوئے اس کے اور ملزم نمبر 1 اپیل کنندہ کے درمیان کچھ جھگڑا ہوا جس کی اطلاع چوکیدار نے کالج کے پرنسپل کو دی۔اگلے دن چوکیدار کی لاش لٹکی ہوئی ملی۔ٹرائل کورٹ نے قرینی شہادت کی بنیاد پر آئی پی سی کی دفعات 34/302، 201 اور 120-بی کے تحت اپیل گزاروں کو مجرم قرار دیا کیونکہ اس واقعے کا کوئی چشم دید گواہ اس بنیاد پر نہیں تھا کہ تمام ملزموں کو کالج میں ڈیوٹی تفویض کی گئی تھی؛ کالج کے پرنسپل کے اس ثبوت سے ظاہر ہوتا ہے کہ متوفی اور پولیس کانسٹیبل کے درمیان جھگڑا ہوا تھا؛ کہ گارڈ روم میں انسانی خون ملا تھا؛ کہ طبی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ موت قتل کی نوعیت کی تھی؛ کہ ملزم نمبر 1 کی لنگی کا ریشے متوفی کے ہاتھوں میں پایا گیا تھا؛ اور یہ کہ لنگی جو باندھنے کے طور پر استعمال کی گئی تھی گروپ 'اے' کے انسانی خون سے داغدار تھا جو ملزم نمبر 2. کا بلڈ گروپ تھا۔ٹرائل کورٹ کے فیصلے کو عدالت عالیہ کی اپیل میں برقرار رکھا گیا۔اس لیے یہ اپیلیں۔

اپیل گزاروں نے دعوی کیا کہ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ انہیں کسی نے متوفی کے ساتھ کیمپس کے اندر دیکھا تھا۔کہ چونکہ استغاثہ نے اس حقیقت کو ثابت نہیں کیا کہ لنگی جو کہ باندھنے کے طور پر استعمال کی گئی تھی اس کا تعلق ملزم نمبر 2 سے تھا، اس لیے ضروری نہیں کہ لنگی پر ملزم نمبر 2 کے خون کی موجودگی میں ملزم نمبر 2 جرم میں شامل ہو۔اور متوفی کے ہاتھوں میں پائے جانے والے ملزم نمبر 1 کے لنگی کے ریشے کی موجودگی ملزم

نمبر 1 کے خلاف اس حقیقت کے پیش نظر ثبوت حاصل نہیں کرسکی کہ انہوں نے جھگڑا کیا تھا۔

مدعا علیہ ریاست نے دعوی کیا کہ استغاثہ کے ذریعے ثابت کیے گئے حالات پورے سلسلے کو مکمل بناتے ہیں اوراس لیے اپیل گزاروں کی سزا نا قابل سماعت تھی۔

اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد.1 قرینی شہادت کی صورت میں، استغاثہ کو معقول شک سے بالاتر مختلف حالات قائم کرنے چاہئیں اوران تمام حالات کومل کر ملزم کے جرم کے علاوہ کسی اور نتیجے پر نہیں پہنچنا چاہیے۔جرم کی تشخیص کا جواز پیش کرنے کے لیے ان حالات سے جن سے اس طرح کا نتیجہ اخذ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، ملزم کی بے گناہی سے مطابقت نہیں رکھتا ہونا چاہیے اوراس کے جرم کے علاوہ کسی اور معقول مفروضے پر وضاحت کرنے سے قاصر ہونا چاہیے۔(212-جی)

.2 کوئی گواہ نہیں ہے، جس نے کالج کیمپس میں بدقسمت رات کو تمام ملزموں کو متوفی کے ساتھ دیکھا ہو۔اس بات کا کوئی ثبوت نہ ہونے کی صورت میں کہ تمام ملزموں کو آخری بار متوفی کے ساتھ گارڈ روم میں دیکھا گیا تھا، گارڈ روم میں انسانی خون کی موجودگی ملزموں کے خلاف الزام کو گھر لانے کے لیے ایک زبردست صورت حال نہیں ہوسکتی۔اس کے علاوہ، یہ ثابت نہیں ہوا ہے کہ مذکورہ خون اسی گروہ کا ہے جو متوفی کا ہے۔اس لیے یہ ماننا معقول نہیں ہوسکتا کہ متوفی پر گارڈ روم میں حملہ کیا گیا تھا۔(213-F,G,H; 214-A)

.3 لنگی پر گروپ 'اے' خون کی موجودگی جسے باندھنے کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا، جو کہ ملزم نمبر 2 کا بلڈ گروپ بھی ہے، کو مذکورہ ملزم کے خلاف حتمی حالات کے طور پر استعمال کیا جا سکتا تھا، اگر یہ ثابت ہو جاتا کہ لنگی کا تعلق ملزم نمبر 2 سے ہے۔لیکن کسی ثبوت کی عدم موجودگی میں اور مزید تحقیقات کی عدم موجودگی میں کہ متوفی کا بلڈ گروپ کیا تھا، جہاں تک ملزم نمبر 2 کا تعلق ہے، مذکورہ صورت حال کو ایک مستحکم حالات نہیں مانا جاسکتا۔(214-بی)

.4 استغاثہ کی طرف سے انحصار کیا جانے والا واحد دوسرا حالات متوفی کے ہاتھوں میں ملزم نمبر 1 کے لنگی کے ریشے کی موجودگی ہے۔لیکن ملزم نمبر 1 اور متوفی کے درمیان کچھ جھگڑا ہوا تھا، متوفی کے پرنسپل کے گھر جانے سے پہلے ہی، اوراس کے واپس آنے کے بعد، متوفی نے ملزم نمبر 1 پر حملہ کیا۔ایسے حالات میں متوفی کے ہاتھوں میں ملزم نمبر 1 کی لنگی کے ریشے کی محض موجودگی کو ملزم نمبر 1 کے خلاف فیصلہ کن حالات نہیں مانا جاسکتا۔(214-سی-ڈی)

فوجداری اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1997 کی فوجداری اپیل نمبر 1147 وغیرہ۔
کیرالہ عدالت عالیہ کے 1993 کے فوجداری اپیل نمبر 161 کے فیصلے اور حکم سے۔
درخواست گزار کے لیے
(سی آر ایل .A نمبر 97/1147) میں مسٹر ای۔ایم۔ایس۔انم۔
(سی آر ایل A نمبر 97/1147 میں) یو۔آر للت، میسرز ٹی۔جی۔این۔نائر اور ایم۔کے۔ساسدھرن۔
ریاست کے لیے
(سی آر ایل .A نمبر 97/1148 میں۔) انوپ چودھری اور جی پرکاش
(سی آر ایل .A نمبر۔97/1147 میں۔) کے۔ایم۔کے۔نائر
(سی آر ایل .A نمبر۔97/50-1149 میں۔) جی پرکاش
عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

پٹنائک، جسٹس: یہ اپیلیں اپیل گزاروں کو آئی پی سی کی دفعات 34/302، 201 اور 120-بی کے تحت سزا سنانے اور آئی پی سی کی دفعات 302/34 کے تحت سزا سنانے کے لیے عمر قید اور آئی پی سی کی دفعات 120-بی کے تحت چھ ماہ کی آر آئی اور آئی پی سی کی دفعات 201/34 کے تحت ایک سال کے لیے آر آئی کی سزا کے خلاف ہیں۔فاضل سیشن جج نے اپیل گزاروں کو سرکاری سنسکرت کالج کے کیمپس کے اندر ایک آئزک ایڈورڈ کے قتلِ عمد کا سبب بننے کے لیے مذکورہ بالا جرائم کا مجرم قرار دیا۔کیرالہ عدالت عالیہ کی اپیل میں مذکورہ سزا اور سزا کو برقرار رکھا گیا ہے۔

استغاثہ کا مقدمہ مختصر طور پر یہ ہے کہ 26.5.1992 پر 10.30 شام کو متوفی آئزک ایڈورڈ کالج کا چوکیدار کالج کا گیٹ بند کرنے آیا اور اسی وجہ سے اس کے اور ملزم نمبر 1 کے درمیان کچھ جھگڑا ہوا اور ملزم نمبر 1 نے اسے تھپڑ مارا اور چابیاں چھین لیں۔آئزک ایڈورڈ پرنسپل پی ڈبلیو 2 کی رہائش گاہ پر گیا اور واقعہ بیان کیا اور کالج کیمپس واپس آیا۔اگلے دن اس کی لاش عمارت کے کونے کی دوسری کھڑکی کے سنشیڈ کے بریکٹ سے لٹکتی ہوئی ملی اور استغاثہ کے مقدمے کے مطابق تمام پانچوں ملزموں نے سازش کی اور مذکورہ سازش کی پیروی کرتے ہوئے متوفی پر حملہ کیا اور اسے اس جگہ سے لٹکا دیا جہاں اگلی صبح لاش ملی تھی۔متوفی آئزک، پی ڈبلیو 2 کی مرنے کی خبر ملنے پر پرنسپل نے کنٹونمنٹ پولیس اسٹیشن کو تحریری طور پر معلومات بھیجیں، جسے ایف آئی آر سمجھا گیا، تفتیش شروع ہوئی اور تفتیش مکمل ہونے پر چارج شیٹ دائر کی گئی۔ملزم افراد سیشن عدالت میں پیش

ہونے پر اپنے مقدمے کی سماعت کے لیے کھڑے ہو گئے۔ اس واقعے کا کوئی چشم دید گواہ نہیں ہے اور استغاثہ کا مقدمہ قرئنی شہادت پر منحصر ہے۔ استغاثہ کی طرف سے جن حالات پر انحصار کیا گیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

(ا) اگرچہ ملزم نمبر 1 کنٹونمنٹ پولیس اسٹیشن سے منسلک تھا اور دیگر ملزم افراد آرمڈ ریزرو کیمپ، نندا ونم سے تھے، لیکن ان سب کو مرکزی تشخیص کے سلسلے میں سنسکرت کالج میں ڈیوٹی سونپی گئی تھی:

(2) کالج کے پرنسپل پی ڈبلیو 2 کے شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ متوفی شام 1 بجے اس کے گھر آیا اور اسے بتایا کہ ایک پولیس کانسٹیبل نے اسے گیٹ بند کرنے سے روکا اور اس کے چہرے پر تھپڑ مارا اور اس کی مشعل اور چابیاں چھین لیں۔

(3) پی ڈبلیو 5، صبح سویرے چوکیدار کے کمرے میں گیا اور خون کے قطرے دیکھے۔

(4) جدول پر موجود گارڈ روم کے ساتھ ساتھ واش ٹیوب پر بھی خون پایا گیا، جو پی ڈبلیو 30 کے شواہد بذریعے ثابت ہوا ہے اور سیرولوجیکل ٹیسٹ ہونے پر مذکورہ خون انسانی خون پایا گیا۔

(5) طبی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ موت قتل عام کی نوعیت کی ہے۔

(6) اے ایل کی لنگی کا ریشے متوفی کے ہاتھوں میں پایا جاتا ہے، جیسا کہ پی ڈبلیو 30 اور رپورٹ نمائش صفحہ 41 کے ذریعہ قائم کیا گیا ہے۔

(7) جب پی ڈبلیو 13 اور 14 نے ملزم نمبر 1 سے گارڈ روم میں خون کے بارے میں پوچھا تو ملزم نمبر 1 کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔

(8) لنگی، جسے باندھنے کے طور پر استعمال کیا گیا تھا، گروپ 'اے' کے انسانی خون پر داغ لگا ہوا تھا اور ملزم نمبر 2 کا بلڈ گروپ بھی گروپ 'اے' کا ہے۔

ان حالات پر انحصار کرتے ہوئے، فاضل سیشن جج نے ملزم افراد کو جرائم کا مجرم قرار دیا جیسا کہ پہلے ہی کہا جا چکا ہے اور عدالت عالیہ نے بھی اپیل پر سزا کی توثیق کی ہے۔

ملزم نمبر 1-4 اور مسٹر اپی۔ ایم۔ ایس۔ انم کی طرف سے پیش ہوئے سینئر وکیل مسٹر یو آر للت۔ ملزم نمبر 5 کی طرف سے پیش ہوئے، نے دلیل دی کہ اس بات کی نشاندہی کرنے کے لیے کوئی ثبوت نہیں ہے کہ ان تمام ملزموں کو متوفی کے ساتھ کیمپس کے اندر کسی نے دیکھا تھا اور پرنسپل کے ثبوت سے پتہ چلتا ہے کہ متوفی دوپہر 10.55 پر اپنی رہائش گاہ پر گیا تھا اور استغاثہ کی طرف سے مبینہ طور پر قائم کیے گئے حالات غیر متزلزل نہیں ہیں۔ ملزم افراد کے جرم کی طرف اشارہ کریں کیونکہ کوئی نہیں جانتا کہ متوفی کے ساتھ شام 1 بجے کے بعد کیا ہوا جب تک کہ وہ اگلی صبح چھت سے لٹکا ہوا نہیں پایا گیا۔ اپیل گزاروں کے فاضل وکیل کے

مطابق، استغاثہ نے اس حقیقت کو ثابت نہیں کیا کہ لنگی جسے لگیچر کے طور پر استعمال کیا گیا تھا اس کا تعلق ملزم نمبر 2 سے ہے، ملزم نمبر 2 کے بلڈ گروپ کی موجودگی اور لنگی پر اسی گروپ کے خون کی موجودگی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ملزم نمبر 2 کسی بھی طرح سے جرم میں ملوث ہے۔ مزید یہ دعوی کیا گیا ہے کہ پی ڈبلیو 12 کے شواہد کے پیش نظر کہ ملزم نمبر 1 نے متوفی کے اس پر حملہ کرنے کی شکایت کی تھی اور اس کے بعد مذکورہ ملزم نمبر 1 کو موبائل جیپ میں لے جایا گیا اور اسپتال میں داخل کیا گیا، ملزم نمبر 1 کی لنگی کے ریشے کی موجودگی متوفی کے ہاتھوں میں پائی گئی، جہاں تک مذکورہ ملزم نمبر 1 کا تعلق ہے، ایک واضح ثبوت نہیں ہوسکتا۔ جہاں تک ملزم نمبر 2 سے 5 کا تعلق ہے، ڈیوٹی چارٹ کے علاوہ کوئی مواد موجود نہیں ہے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں سنسکرت کالج کے احاطے میں ڈیوٹی پر ہونا تھا۔

دوسری طرف ریاست کی طرف سے پیش ہوئے فاضل سینئر وکیل جناب انوپ چودھری نے دلیل دی کہ ملزم افراد اور متوفی ہی اس بدقسمت رات کو کیمپس کے اندر واحد افراد تھے اور وہ ملزم افراد، جنہوں نے یہ نہیں بتایا کہ گارڈ روم میں ہی خون کیسے پایا جاسکتا ہے، جب اس صورت حال کے ساتھ پڑھا گیا کہ ملزم نمبر 1 کا لنگی کا ریشے متوفی کے ہاتھوں میں پایا گیا تھا اور لنگی پر پایا جانے والا خون جو باندھنے کے طور پر استعمال کیا گیا تھا اسی گروپ کا ہے جو ملزم نمبر 2 کا تھا، تو پوری زنجیر مکمل ہو جاتی ہے اور اس لیے ملزم اپیل گزاروں کی سزا مکمل ہو جاتی ہے۔ ناقابل تسخیر ہے۔

یہ بہت اچھی طرح طے شدہ ہے کہ قرینی شہادت کی صورت میں، استغاثہ کو معقول شک سے بالاتر مختلف حالات قائم کرنے چاہئیں اور ان تمام حالات کو مل کر ملزم کے جرم کے علاوہ کسی اور نتیجے پر نہیں پہنچنا چاہیے۔ جرم کی تشخیص کا جواز پیش کرنے کے لیے ان حالات سے جن سے اس طرح کا نتیجہ اخذ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، ملزم کی بے گناہی سے مطابقت نہیں رکھتا ہونا چاہیے اور اس کے جرم کے علاوہ کسی اور معقول مفروضے پر وضاحت کرنے سے قاصر ہونا چاہیے۔ مذکورہ بالا اصول کو ذہن میں رکھتے ہوئے، آیئے اب ان حالات کا جائزہ لیں جن کے بارے میں کہا جاسکتا ہے کہ وہ معاملے میں ثابت ہوئے ہیں۔ لیکن حالات کا جائزہ لینے سے پہلے طبی شواہد پر بھی بحث کرنا مناسب ہوگا۔ طبی ثبوت پی ڈبلیو 26 اور 27 پر مشتمل ہیں۔ جیسا کہ عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلے میں بھی اشارہ کیا گیا ہے، پی ڈبلیو 26 اور پی ڈبلیو 27 نے خودکشی کے مکمل طور پر لٹکنے کے امکان کو مسترد نہیں کیا، لیکن متوفی پر پائے جانے والے کچھ زخموں کی نوعیت قبل از وقت تھی اور چونکہ بال گرہ سے نکلتے ہوئے دیکھے گئے تھے، اس لیے پوسٹ مارٹم کرنے والے دونوں گواہ اس نتیجے پر پہنچے کہ ممکنہ طور پر موت قتل تھا۔ اس طرح یہ ظاہر ہوتا ہے کہ طبی ثبوت موت کی قتل عام کی نوعیت کے بارے

میں زیادہ واضح نہیں تھے لیکن فاضل سیشن جج اور عدالت عالیہ کے اس نتیجے پر کہ موت قتل تھا، تاہم، ملزم افراد کی طرف سے پیش ہونے والے وکیل نے ہمارے سامنے حملہ نہیں کیا ہے۔ لہذا جو سوال غور کے لیے پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا کیس میں قائم حالات پورے سلسلے کو مکمل کرتے ہیں جس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ یہ ملزم افراد ہیں، جنہوں نے جرم کیا۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے، کوئی گواہ نہیں ہے، جس نے تمام ملزموں کو متوفی کے ساتھ سنسکرت کالج کیمپس میں بدقسمت رات کو دیکھا ہو لیکن اندراج پی 16 سے۔، جو کہ گارڈ ڈیوٹی کی الاٹمنٹ ہے، عدالت اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ ان تمام ملزموں کو اس بدقسمت رات کو سنسکرت کالج کیمپس میں موجود سمجھا جانا چاہیے۔ یہاں تک کہ اگر یہ فرض کیا جائے کہ وہ واقعے کی تاریخ کو گارڈ ڈیوٹی پر تھے لیکن یہ کہ وہ گارڈ روم کے اندر تھے، یہ بھی کسی مثبت ثبوت سے ثابت نہیں ہوتا ہے۔ پی ڈبلیو 2 کے شواہد سے، یہ شک سے بالاتر ثابت ہوتا ہے کہ متوفی شام 1 بجے اس کی رہائش گاہ پر آیا تھا جس میں الزام لگایا گیا تھا کہ ملزم افراد میں سے ایک نے زبردستی دروازے کی چابیاں چھین لی ہیں۔ پی ڈبلیو 12، جو ایک پولیس اہلکار بھی ہوتا ہے، کے شواہد سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ملزم نمبر 1 آیا اور اس سے شکایت کی کہ متوفی نے اس پر حملہ کیا اور بھاگ گیا، جس کے بعد ایک موبائل وین کو بلایا گیا اور ملزم نمبر 1 کو مذکورہ وین میں لے جایا گیا اور اسے اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ اس لیے اس نتیجے پر پہنچنا مناسب ہوگا کہ ملزم نمبر 1 کو موبائل وین کے ذریعے ہسپتال لے جانے سے پہلے وہی تھا، جس نے بتایا کہ متوفی آیا اور اس پر حملہ کیا۔ اس بات کی نشاندہی کرنے کے لیے کوئی مواد موجود نہیں ہے کہ آیا دیگر چار ملزم اس وقت بالکل موجود تھے جب ملزم نمبر 1 پر مبینہ طور پر متوفی کے ذریعے حملہ کیا گیا تھا یا اس کے بعد کسی بھی وقت اور متوفی کی لاش اگلی صبح چھت سے لٹکی ہوئی پائی گئی تھی۔ ملزم افراد کو متوفی سے جوڑنے کے لیے، کوئی اور حالات قائم نہیں کیے گئے ہیں، سوائے گارڈ روم میں انسانی خون کی موجودگی اور لنگی پر گروپ 'اے' خون کی موجودگی کے جو کہ باندھنے کے طور پر استعمال ہوتا تھا، جو کہ ملزم نمبر 2 کا بلڈ گروپ بھی ہے۔ اس بات کا کوئی ثبوت نہ ہونے کی صورت میں کہ ان تمام ملزموں کو آخری بار متوفی کے ساتھ گارڈ روم میں دیکھا گیا تھا، گارڈ روم میں انسانی خون کی نام نہاد موجودگی ملزموں کے خلاف الزام کو گھر لانے کے لیے ایک زبردست صورت حال نہیں ہو سکتی۔ اس کے علاوہ، یہ ثابت نہیں ہوا ہے کہ مذکورہ خون اسی گروہ کا ہے جو متوفی کا ہے۔ اس لیے یہ ماننا معقول نہیں ہو سکتا کہ متوفی پر گارڈ روم میں حملہ کیا گیا جیسا کہ استغاثہ کی طرف سے پیش ہوئے مسٹر چودھری نے اپنے دلائل کے دوران دعویٰ کیا تھا۔ لنگی پر گروپ 'اے' خون کی موجودگی جسے باندھنے کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا، جو کہ ملزم نمبر 2 کا بلڈ گروپ بھی ہے، کو مذکورہ ملزم کے خلاف حتمی حالات کے طور پر استعمال کیا جا سکتا تھا، اگر یہ ثابت ہو جاتا کہ لنگی کا تعلق ملزم نمبر 2 سے

ہے۔لیکن اس طرح کے کسی ثبوت کی عدم موجودگی میں اور مزید تحقیقات کی عدم موجودگی میں کہ متوفی کا بلڈ گروپ کیا تھا، ہماری رائے میں، مذکورہ صورتحال کو، جہاں تک ملزم نمبر 2 ہے، ایک فیصلہ کن صورتحال نہیں سمجھا جاسکتا۔فکر مند ہے۔استغاثہ کی طرف سے انحصار کیا جانے والا واحد دوسرا حالات متوفی کے ہاتھوں میں ملزم نمبر 1 کے لنگی کے ریشے کی موجودگی ہے۔لیکن جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے کہ ملزم نمبر کے درمیان کچھ جھگڑا ہوا تھا۔میں اور متوفی ،متوفی کے پرنسپل پی ڈبلیو2 کے گھر جانے سے پہلے ہی اوراس کے واپس آنے کے بعد، یہ مبینہ جاتا ہے کہ متوفی نے مذکورہ ملزم نمبر:.1 ایسے حالات میں متوفی کے ہاتھوں میں ملزم نمبر 1 کی لنگی کے ریشے کی محض موجودگی کوملزم نمبر 1 کے خلاف بھی فیصلہ کن حالات نہیں مانا جاسکتا۔مذکورہ بالا احاطے میں، ہمیں اس نتیجے پر پہنچنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ استغاثہ کے شواہد کے ذریعے قائم کیے گئے حالات بلا جھجھک ملزم کے جرم کی طرف اشارہ نہیں کرتے اوران کی بے گناہی سے مطابقت نہیں رکھتے۔لہذا اہم متنازعہ قصور واری منسوخ اور سزا کومنسوخ کر دیتے ہیں اور اپیل گزاروں کوان کے خلاف لگائے گئے الزامات سے بری کر دیتے ہیں اورانہیں فوری طور پر آزاد کر دیا جاتا ہے، جب تک کہ کسی اور معاملے میں ضرورت نہ ہو۔

اس کے مطابق ان اپیلوں کی اجازت ہے۔

اے۔کے۔ٹی۔

اپیلوں منظور کی جاتی ہے۔